آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام کے لئے جس مہدی کی بشارت تھی وہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ پوری ہوگئی

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰؍اپریل ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ (البقرة:۱۵۱) وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ (المآئدة:۴۵) اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ (التوبة:۳۸) زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (البقرة:۲۱۳) وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (البقرة:۲۱۸)

پھر حضور انور نے فرمایا:-

ہم لوگ جن کا تعلق سلسلہ عالیہ احمدیہ، مبائعین خلافت سے ہے۔ ہمارا یہ ایمان اور عقیدہ ہے کہ وہ مہدی جس کی بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ (سنن دارقطنی باب صفة صلوٰة الخسوف والكسوف) کے علاوہ اور بہت سے دوسرے

ارشادات میں دی تھی، وہ مہدی علیہ السلام آ گئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت پوری ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ ہم اس مہدی علیہ السلام پر ایمان لائیں۔ ہمارا یہ ایمان اُس محبت کا تقاضا ہے جو ہمارے دلوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پائی جاتی ہے۔ اس محبت کے نتیجہ میں ہم اس پر ایمان لائے جس کے متعلق ہمارے پیارے اور محبوب آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:- اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ ہمارے مہدی کے لئے دو نشانیاں ہیں۔ اس طرزِ بیان میں بڑا پیار پایا جاتا ہے غرض حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مہدی کے لئے بڑے پیار کا اظہار فرمایا ہے اور اس کے متعلق آپ نے بہت سی بشارتیں دی ہیں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر فرمایا تھا کہ مہدی اس آخری زمانہ میں آئے گا جس میں اسلام کو ساری دُنیا پر غالب کرنا مقدر ہے اور وہ اُن روحانی ہتھیاروں کے ساتھ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن برکات کے ساتھ اور آپ کے طفیل ان آسمانی نشانات کے ساتھ اور آپ کے لائے ہوئے قرآن کریم کی اُن حجج قاطعہ کے ساتھ آئے گا جن کا مقابلہ اُس وقت کے مذاہب نہیں کرسکیں گے اور اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب کرنے کے سامان پیدا کرے گا۔ ہوگا وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام، ہوگا وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک روحانی فرزند، مگر ہوگا وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نہایت ہی پیارا اور محبوب جرنیل جو آخری زمانے میں روحانی ہتھیاروں کے ساتھ اسلام کی جنگ لڑے گا۔ اس کے ہاتھ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا جھنڈا ہوگا اور اسی جھنڈے کو غالب کرنے کے لئے ساری سعی کی جائے گی۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے اور یہ ہمارا ایمان ہے۔ اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑتا ہے اس کا آپ کے مہدی کے ساتھ کیا تعلق باقی رہ جاتا ہے۔ یہ بات تو ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ جس کی وجہ سے اور جس کی محبت کے نتیجہ میں اور جس کے حکم کے ماتحت اور جس کی بشارتوں کو اور پیشگوئیوں کو پورا ہوتا آنکھوں کے سامنے پاتے ہوئے ایک جماعت مہدی علیہ السلام پر ایمان لائی ہے۔ ان تمام باتوں کو چھوڑنے کے بعد اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پیار کو چھوڑنے کے بعد اور اُن برکات کو نظر انداز کرنے کے بعد اور ان آسمانی برکات سے منہ

موڑنے کے بعد اور ان حقائق اشیاء کو پیٹھ پیچھے پھینک دینے کے بعد پھر مہدی علیہ السلام کے ساتھ ایسے آدمی کا کیا تعلق رہ جاتا ہے۔ یہ تعلق تو قائم ہی ہوا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے۔ یہ تعلق تو پیدا ہی اس لئے ہوا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مَیں مہدی سے پیار کرتا ہوں تم بھی اس سے پیار کرنا اور میرا اسے سلام پہنچانا۔ اگر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق نہ ہو یا آپ کا واسطہ نہ ہو اور آپ کے ساتھ تعلق محبت نہ ہو تو مہدی پر ایمان لانے کا کیا مطلب؟ اس واسطے کوئی شخص اسلام کو چھوڑ کر، اسلام سے ارتداد اختیار کر کے (خواہ کسی غرض کے لئے اُس نے ایسا کیا ہو) اُس جماعت کا فرد نہیں رہ سکتا جو جماعت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات کے مطابق قائم کی گئی ہو اور اس غرض کے لئے قائم کی گئی ہو کہ وہ اسلام کو غالب کرے۔ ایک شخص کہتا ہے میں اسلام پر ایمان ہی نہیں لاتا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تعلق ہی نہیں رہا وہ شخص پیشگوئیوں کے مطابق غلبۂ اسلام کی اس زبردست مہم اور عظیم جہاد میں حصہ کیسے لے سکتا ہے جو اس وقت شروع ہو چکا ہے اور اپنے وقت پر بخیر و خوبی ختم ہوگا۔

آج کل کے حالات میں دُنیا بعض کمزور ایمان والوں کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے حالانکہ قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ دُنیا کی بڑی سے بڑی عزت بھی خدا کی طرف سے ملنے والی عزت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ یہ دراصل عزت ہے ہی نہیں، یہ تو ذلت ہے۔ عزت دینا یا ذلت پہنچانا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے یہ دُنیا داروں یا دُنیا کی بادشاہتوں کا کام نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ اسلام کے دامن کو چھوڑ کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی بن کر عزت حاصل کرے گا تو یہ اس کی غلطی ہے اور یہ سمجھنا بھی اس کی غلطی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ غلطی ہے کہ اس کے بعد پھر وہ احمدیت کے ساتھ وابستہ بھی رہ سکتا ہے۔ مجھے کسی نے بتایا کہ بعض احمدی کہلانے والے صوبائی اسمبلیوں میں اچھوتوں کی اور غیر مسلموں کی جو الیکشن ہوگی اس میں حصہ لینے کی خواہش رکھتے ہیں۔ میں نے کہا ان کی یہی خواہش بتاتی ہے کہ اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے، یہ خواہش بتاتی ہے کہ ان کے دل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی پیار نہیں، یہ خواہش بتاتی ہے کہ اگر کبھی وہ اسلام کا نام اپنے اوپر چسپاں کرتے تھے اور خود کو مسلمان کہتے تھے

تو اب وہ خود ہی غیر مسلم بن گئے ہیں اور اعلان کر رہے ہیں کہ اُس پاک وجود سے اُن کا کوئی تعلق نہیں ہے جس نے مہدی کی بشارت دی اور جس کے حکم پر ہم مہدی پر ایمان لائے۔ تو پھر ایسے شخص کا اسلام کو چھوڑنے کے بعد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑنے کے بعد مہدی علیہ السلام یا اُس کی جماعت سے تعلق کیسے رہ گیا یا وہ مہدی کی جماعت کا فرد کیسے؟ بعض لوگ تو اس سے بھی چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں بعض دفعہ بعض کم سن بچے احمقانہ باتیں کر جاتے ہیں اُن کو تو سمجھانے والی بات ہے لیکن وہ شخص جو دُنیا کے لالچ میں اور اُس دُنیا کے لالچ میں جس کی حیثیت ایک مردہ کیڑے کی بھی نہیں ہے اس کے لالچ میں خدا اور اس کے رسول کو چھوڑ دیتا ہے اور قرآن جیسی عظیم (مجید اور کریم) کتاب اور اس کے احکام سے منہ موڑ لیتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ اس کا اس کتاب سے کوئی واسطہ نہیں، اسلام کے ساتھ اس کا کوئی واسطہ نہیں اور یہ کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ سچا نہیں سمجھتا تو اس اعلان کے بعد اس کا جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلق باقی کیسے رہ سکتا ہے؟ وہ جماعت جو قائم ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہوئی ہے اور آپ کی بشارتوں کے ماتحت قائم ہوئی ہے اور جس نے مہدی علیہ السلام سے اپنا تعلق باندھا ہی اس غرض سے کہ غلبہ اسلام کی پیشگوئی پوری ہو اور غلبۂ اسلام کی اس مہم میں جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی علیہ السلام کے ساتھ وابستہ کیا ہے اُس مہم میں اس کی حقیر سی قربانی بھی شامل ہو جائے، خدا تعالیٰ اس کے گناہوں کو اور کوتاہیوں کو اور غفلتوں کو بخش دے اور اس طرح وہ اللہ کے پیار کو حاصل کرنے والا بن جائے ایسی جماعت کے ساتھ اس شخص کا کیسے تعلق رہ سکتا ہے جو کہتا ہے کہ اس نے اسلام کو چھوڑا، اُس نے خدا کو چھوڑا، اُس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑا، قرآن مجید جیسی عظیم کتاب کو چھوڑا، تو پھر اس کے پاس باقی کیا رہ گیا۔ ہمارے ساتھ تو ایسے ذہن کا دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے جو اوپر بیان ہوا لیکن کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ جس مہدی پر تم ایمان لائے ہو وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے مطابق نہیں آیا۔ پھر ہمارا کام ہے کہ ہم اسے پیار اور محبت کے ساتھ عقلی دلائل کے ساتھ حجج قاطعہ کے ساتھ آسمانی برکات اور نشانات کے ساتھ سمجھائیں کہ جو آنے والا تھا وہ آ گیا وہی جس نے مہدی و مسیح موعود ہونے کا

دعویٰ کر رکھا ہے اس لئے کہ جو علامات بتائی گئی تھیں خصوصاً اس ارشاد نبوی: اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ میں مہدی کی صداقت اور اس کی علامات کے طور پر جو دو زبردست پیشگوئیاں کی گئیں پوری ہو چکی ہیں۔

یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو پیار اور محبت کے ساتھ سمجھائیں کہ دیکھو ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں مدعیٔ مہدویت کے حق میں پوری ہو چکیں خدا تعالیٰ کا پیار اور تائید الٰہی اُس کو حاصل رہی۔ غیر مسلموں کے ساتھ مہدی علیہ السلام کا جو بھی مقابلہ ہوا اُس میں خدا تعالیٰ نے اسلام کی خاطر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کی خاطر اور اسلام کی صداقت کے اظہار کے لئے اس مدعیٔ مہدویت کو غالب کیا۔ پہلے نوشتوں میں بھی اس کی خبر دی گئی تھی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تیرہ سو سال پہلے دُنیا کو بتایا تھا (اب تو چودہ سو سال گزرنے والے ہیں لیکن دعویٰ مہدویت کے وقت تیرہ سو سال ہوئے تھے) اس حقیقت کے منکشف ہو جانے کے بعد کسی شخص کا کسی دُنیوی لالچ کے لئے خود کو غیر مسلم قرار دینا بڑی احمقانہ بات ہے۔ عام طور پر احمدیت میں پیدا ہونے والے بچے یا احمدیت کو قبول کرنے والے بچے بڑے ہی پیارے بچے ہیں اس لحاظ سے بھی کہ اُن کے اندر اسلام اور اسلام کی خاطر قربانی دینے کا جذبہ پایا جاتا ہے:-

پچھلے سال کی بات ہے ایف ایس سی (پری میڈیکل) میں ہمارے بعض چوٹی کے نمبر لینے والے طلبا سے جب یہ کہا گیا کہ تم چونکہ احمدی ہو اور تمہیں دستور یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں سمجھا جاتا اس لئے ہم تمہیں غیر مسلموں کے لئے جو سیٹیں رکھی ہوئی ہیں اُن میں داخلہ دیں گے۔ تو اُنہوں نے انکار کر دیا کہ وہ اس میں داخل نہیں ہونا چاہتے۔ اُنہوں نے کہا ہم نے بہت اعلیٰ نمبر لئے ہیں، خدا تعالیٰ نے پاکستان میں ہماری قوم میں جہاں بہت سے دماغ پیدا کئے ہیں وہاں ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے عقل اور فراست سے نوازا ہے اور ہمیں توفیق دی ہے کہ ہم اعلیٰ نمبر لے کر پاس ہوں لیکن تم کہتے ہو کہ ہم داخل نہیں کریں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم پاکستان کے دشمن ہو کیونکہ خدا نے ذہنی قابلیت کی شکل میں پاکستان کو ایک نعمت دی ہے تم اس کو ٹھکرانا چاہتے ہو اور اس طرح پاکستان کو نقصان پہنچانا چاہتے ہو لیکن ہم

بہرحال Merit پر داخلہ لیں گے ورنہ نہیں داخل ہوں گے چونکہ ہم مسلمان ہیں اس لئے تم نے غیر مسلموں کے لئے جو سیٹیں رکھی ہوئی ہیں ہم ان میں سے کوئی سیٹ نہیں لیں گے۔ اس پر بڑے ہنگامے ہوئے، کورٹ میں جانا پڑا۔ یہ سب کچھ ہوا تو بالآخر خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ بعض عقل رکھنے والوں نے کہا یہ کیا مذاق ہو رہا ہے چنانچہ اب اُنہوں نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ غیر مسلموں (اقلیتوں) کے لئے سیٹ ہی نہیں ہوگی بلکہ Merit پر داخلہ ہوا کرے گا۔ ہم بڑے خوش ہیں تاہم ہوسکتا ہے کہ اب کوئی متعصب ممتحن جسے اگر پتہ لگ جائے کہ فلاں لڑکا احمدی ہے تو وہ اس کو نقصان پہنچا دے لیکن یہ ایک استثناء ہوگا اور ایسا شاذ ہی ہوگا کیونکہ عام طور پر انسان فطرتاً شریف ہے خدا نے اُسے یوں ہی تو اشرف المخلوقات نہیں کہا۔ میرا واسطہ لاکھوں غیر احمدیوں سے پڑتا رہا ہے احمدیوں میں سے تو ہر ایک میرا پیارا بھائی اور تعلق رکھنے والا ہے لیکن غیروں میں سے بھی لاکھوں سے میرا تعلق رہا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہمارے ملک میں ایک لاکھ میں سے ۹۹۹۹۹ شرفاء ہیں اس واسطے یہ خطرہ تو نہیں لیکن استثنائی طور پر کسی بچے کو اس پہلو سے نقصان بھی پہنچ سکتا ہے لیکن جو بچہ ذہین ہے اور خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ میں اسے ایک روشن ذہن دے کر پیدا کرتا ہے اس کے متعلق میں اعلان کر چکا ہوں کہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ یہ جماعت کی ذمہ داری ہے وہ پڑھے گا۔ جہاں تک اس کا ذہن اس کا ساتھ دیتا ہے اور وہ ترقی کر سکتا ہے اُسے پڑھایا جائے گا ترقی کرنے کا موقع دیا جائے گا چنانچہ اس وقت بھی ہمارے کئی بچے غیر ممالک میں پڑھ چکے ہیں یا پڑھ رہے ہیں۔

میں ایک بچے کے متعلق پہلے بھی کئی بار بتا چکا ہوں وہ حساب کے ایک خاص شعبہ میں بڑا ذہین ہے۔ پہلے تو بعض اساتذہ اُسے بھی بہت ستاتے رہے حالانکہ وہ بڑا جینئس (Genius) اور غیر معمولی ذہن رکھنے والا بچہ تھا اور جب باوجود سب کچھ کرنے کے اُس نے بہت اچھے نمبر لے لئے تو پھر اُسے کہنے لگے کہ اب یونیورسٹی سے معاہدہ کر لو پانچ سال تک یہاں پڑھاؤ پھر ہم امریکہ سے تمہاری سفارش کر دیں گے کہ وہ تمہیں وظیفہ دے دیں۔ اُس کے ایک پروفیسر صاحب میرے پاس بھی آ گئے کہ آپ اس کا مستقبل خراب کر رہے ہیں۔ یہ کہتا ہے کہ میں تو جماعت کا بچہ ہوں اور جو جماعت کہے گی وہ کروں گا اس کا مستقبل خراب ہو

جائے گا۔ آپ اسے اجازت دے دیں بلکہ حکم دیں کہ یونیورسٹی میں پانچ سال تک پڑھائے اور پھر ہم امریکہ سے سفارش کریں گے کہ وہ اسے وظیفہ دے دیں۔ میں نے اُن سے کہا یہ تو میرے نزدیک بڑی بے غیرتی والی بات ہے کہ کام تمہارا کرے اور پھر سفارش تم امریکہ سے کرو گے۔ اس کو سفارش کی ضرورت اس لئے نہیں کہ جماعت احمدیہ کا یہ بچہ ہے اور وہی اس کی ذمہ دار ہے اس کا مستقبل خراب نہیں ہوگا تم فکر نہ کرو۔ چنانچہ جماعت نے اُسے باہر بھجوایا اس نے تین سال کی بجائے اڑھائی سال میں لنڈن میں پی ایچ ڈی کا کورس مکمل کر لیا۔ میں نے وہاں کے پرانے تجربہ کار احمدی دوستوں کو لکھا تھا کہ یہ ہمارا بچہ ہے اور ماشاء اللہ بڑا ذہین ہے اس کا جو حساب کا شعبہ ہے اس میں دُنیا کا جو بہترین استاد ہے جہاں بھی وہ ہو اس کے پاس اسے جانا چاہیئے۔ جتنا بھی خرچ آئے جماعت برداشت کرے گی۔ تو مجھے مشورہ دیا گیا کہ اس مضمون (جس میں اللہ تعالیٰ نے نہایت اعلیٰ ذہن دیا ہے) کا بہترین استاد ماسکو میں ہے اور وہ غالباً اس کو داخل نہیں کریں گے لیکن دوسرے نمبر پر جو بہترین استاد وہ لندن میں ہے۔ اس لئے میں نے کہا اُس کے پاس داخلہ لے لے۔ وہاں وہ داخل ہوا وہ اتنا شریف النفس انسان ہے کہ جب وہ یہاں تھا تو اس وقت بھی اسے اپنے نفس کی عزت کا شعور اور احساس تھا جس نے میری طبیعت پر بڑا اثر ڈالا ہوا تھا۔ وہاں بھی جو اُسے غریبانہ وظیفہ ملا اسی میں تنگی اور ترشی سے گزارہ کرتا رہا اور تین سال کی بجائے اڑھائی سال میں اس نے پی ایچ ڈی کر لی۔ پھر اس کے استاد بڑی شفقت سے کہنے لگے کہ تم چھ ماہ اور ہمارے پاس لگاؤ اور ریسرچ کرو اس طرح تمہیں اور مہارت ہو جائے گی اور علم میں ترقی کرو گے۔ اس نے کہا میں جماعت احمدیہ کا نوجوان ہوں میں ان کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں کروں گا چنانچہ اُنہوں نے مجھے خط لکھا کہ ہم نے اسے یہ مشورہ دیا ہے اور وہ انکار کر رہا ہے اس کو بہت فائدہ پہنچے گا آپ اس کو اجازت دے دیں۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ شاید ہم پیسے کی وجہ سے آگے نہیں پڑھانا چاہتے اس لئے اُنہوں نے ساتھ مجھے یہ بھی لکھا کہ جو آپ نے سکیورٹی (ضمانت کی رقم) رکھوائی ہوئی ہے بس اسی کے اندر چھ ماہ کا گزارہ ہو جائے گا۔ میں نے انہیں کہا کہ اصل چیز تو اس کی علمی لیاقت میں ترقی ہے اس واسطے اگر تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ اس طرح یہ اور ترقی کر سکتا ہے تو ٹھیک ہے اور چھ ماہ لگائے۔ چنانچہ

پی ایچ ڈی کرنے کے بعد اس نے اُن کے ساتھ مزید چھ ماہ ریسرچ کی اور اب وہ جماعت کے مشورہ سے انگلستان کی ایک یونیورسٹی میں کام کر رہا ہے لیکن اس نے لکھا تھا کہ آپ کہتے ہیں تو میں یہاں ملازمت کرتا ہوں ورنہ نہیں۔ میرا خیال تھا کہ یہ اور ترقی کرے اور پھر کسی وقت جب اس مضمون میں ہمارے ملک کو ضرورت محسوس ہوئی تو وہ یہاں آ کر اپنے ملک کی خدمت کرے گا۔

پس جہاں تک تعصب کا سوال ہے بہت بھاری اکثریت شرفاء کی ہے لیکن بیچ میں عارضی طور پر بچوں کو تکلیف بھی پہنچ سکتی ہے ذہنی پریشانی بھی ہوسکتی ہے کہ پتہ نہیں جماعت ہمیں سنبھالتی ہے یا نہیں؟ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں اور اب بھی بتا دیتا ہوں کہ اے بچو! تم یونیورسٹی میں ٹاپ کرو اپنے اپنے مضمون میں۔ جماعت خدا کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے تمہیں کبھی ضائع نہیں ہونے دے گی۔

بات میں یہ بتا رہا ہوں کہ ہمارے بچے کم عمر تھے جن کو آگے ترقی کرنے کا شوق بھی ہوتا ہے کہ وہ کچھ بن کر دکھائیں۔ یونیورسٹی میں چوتھی پوزیشن لینے والے بچے، مگر جب ان کو یہ کہا گیا کہ اسلام چھوڑ و اور یہ اعلان کرو کہ تم مسلمان نہیں تو غیر مسلموں کے لئے جو ریزروسیٹیں ہیں اس میں ہم تمہیں داخل کرلیں گے تو اُنہوں نے کہا اسلام تو ہماری زندگی ہے، اسلام تو ہماری روح اور جان ہے، اسے چھوڑ کر پھر زندگی کا کیا مزہ ہے اور داخل ہونے کا کیا مطلب؟ یہ تو ہم نہیں کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے یہیں سامان پیدا کر دیئے۔ گو پہلے ہائیکورٹ میں جانا پڑا لیکن بعد میں قانون بدل گیا تاہم مجھے بڑی شرم آتی تھی کہ کسی وجہ سے سہی مگر ہمارا ملک ان بچوں کی ذہانت کی قدر نہیں کر رہا اور انہیں اپنا حق لینے کے لئے (پیسے کا نہیں) اپنے ذہنی ارتقاء میں جو روک پیدا ہوگئی ہے اُسے دور کرنے کے لئے اُن کو ہائیکورٹ میں جانا پڑا اور روک پیدا کرنے والے خود اپنی ہی قوم کے لوگ تھے۔ ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قوم کو عقل اور فراست عطا کرے تا کہ وہ تعصّبات کے نتیجہ میں خود اپنی ہی اُنگلیاں کاٹنے والے نہ ہوں۔

اصل طاقت کا سر چشمہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، عقل بھی وہی دیتا ہے اور فراست بھی وہی

عطا کرتا ہے۔ بڑے بڑے ذہین لوگ بعض دفعہ پاگل ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں یہ لکھا ہے کہ تکبر نہ کرو وہاں یہ مثال دی ہے کہ اپنی عقل اور سمجھ پر بھی گھمنڈ نہ کرو کیونکہ تمہیں پتہ نہیں کل کیا ہونے والا ہے۔ میں ذاتی طور پر اس غیر احمدی لڑکے کو جانتا ہوں جو میرے ساتھ گورنمنٹ کالج لاہور میں فرسٹ ائیر میں داخل ہوا تھا اور وہ ایسے خاندان سے تعلق رکھتا تھا جسے احمدیت سے شدید تعصب تھا اس لئے وہ لڑکا جب بھی ملتا ہمیں ستانے کے لئے، ہر وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیتا رہتا تھا۔ اس کے خاندان کو یہ خیال تھا کہ وہ یونیورسٹی میں چوٹی کے طالب علموں میں پاس ہوگا اور پھر سُپیریئر سروسز (ICS) میں جائے گا اور بہت بڑا افسر بن جائے گا تو اُن کے خاندان کی عزت ہوگی اور اُن کی مالی حیثیت بھی اچھی ہو جائے گی۔ غرض اس کے ساتھ اُنہوں نے بڑی اُمیدیں وابستہ کی ہوئیں تھیں لیکن اس کی زبان سے ایسے کلمات نکلتے رہتے تھے جو خدا کو پسند نہیں تھے اور اس کو اپنی عقل اور سمجھ پر بڑا گھمنڈ تھا لیکن ابھی ایف۔ اے کے امتحان کا وقت بھی نہیں آیا تھا کہ وہ پاگل ہو گیا اور بڑی مشکل سے ایف۔ اے تھرڈ ڈویژن میں پاس کیا اور اُس کے سارے گھمنڈ اور غرور ختم ہو گئے۔ پس اپنی عقل پر گھمنڈ کرنا بھی ہمارے خدا کو پسند نہیں۔

پس ہر وہ احمدی جسے خدا سمجھ دے اور قرآن کریم کے احکام پر چلنے کی توفیق دے اس کو غرور اور تکبر نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ یہ خیال کرنا کہ عقل ہم اپنے پاس سے لے آئے یا دولت ہم نے اپنی سمجھ کے مطابق حاصل کر لی یا صحت اس لئے اچھی ہے کہ ہم بڑی سمجھ کے ساتھ غذا کھاتے ہیں اور اُسے ہضم کرتے ہیں، یہ چیزیں اپنی جگہ درست ہوں گی لیکن جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں علّت العِلل اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور ہر لقمہ جو مجھے اور آپ کو ہضم ہوتا ہے وہ صرف اُس وقت ہضم ہوتا ہے جب اُس لقمہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ میرے بندہ کے پیٹ میں ہضم ہو جائے ورنہ وہی لقمہ بدہضمی پیدا ہو کر ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے۔

غرض ہمارے بچے نے بڑا اچھا نمونہ پیش کیا دُنیا کی تاریخ میں بھی اور احمدیت کی تاریخ میں بھی لیکن اگر کوئی ناسمجھ دُنیا کی طرف مائل ہو اور دُنیا کی خاطر جو ایک نہایت ہی حقیر چیز ہے اور دُنیا کی خاطر جو نہایت ہی بے وفا ہے۔ آتی بھی ہے اور چلی بھی جاتی ہے، دُنیا بعض

کروڑ پتیوں کو بعض دفعہ مانگتے ہوئے دیکھتی ہے اور غریب آدمیوں کے متعلق محاورہ بن گیا ہے کہ جب خدا دیتا ہے تو چھپّر پھاڑ کر دیتا ہے، غرض غریبوں کو امیر ہوتے اور امیروں کو غریب ہوتے دیکھا۔ یہ تو دُنیا ہے یہ تو کسی سے وفا نہیں کرتی تو پھر کیوں نہ اس ہستی سے تعلق پیدا کیا جاوے یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات سے جس سے زیادہ وفا کرنے والی کوئی اور ہستی نہیں ہے اور اُسی کے ہو کر زندگی گزاری جائے۔ اگر کسی کے دماغ میں ناسمجھی کے نتیجہ میں یا دُنیوی لالچ کی وجہ سے خیال آئے تو اُسے سمجھا دینا چاہیئے اور اگر نفاق یا ایمانی کمزوری کی وجہ سے ایسے خیال آئیں تو اُسے بتا دینا چاہیئے کہ جو شخص اسلام کو چھوڑتا ہے اس کا مہدی علیہ السلام کے ساتھ تعلق عقلاً بھی نہیں ہو سکتا۔ اسی واسطے میں نے شروع میں بتا دیا ہے کہ ہم تو مہدی علیہ السلام پر ایمان اس لئے لائے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا کہ اس پر ایمان لانا اور میرا اُسے سلام پہنچانا۔ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑتا ہے مہدی علیہ السلام کے ساتھ اس کا کیا رشتہ باقی رہ جاتا ہے۔ اسی واسطے پیچھے جب ایک واقعہ ہوا تو الفضل نے اعلان کیا تھا لیکن اصولی اعلان کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت لکھیں اُن میں سے ایک شرط بیعت یہ ہے کہ میں اپنی جان، مال، عزت اور ہر چیز کو اسلام پر قربان کرتا رہوں گا۔ یہ شرائط بیعت میں سے ایک شرط ہے اور پھر آپؑ نے فرمایا کہ شرائط بیعت میں سے اگر کوئی شخص ایک شرط کو بھی توڑتا ہے تو وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق بھی جو شخص اسلام سے ارتداد اختیار کرتا ہے اس کا جماعتِ احمدیہ سے کیا تعلق رہ جاتا ہے تاہم میں صرف جماعتِ مبائعین کی طرف سے بول سکتا ہوں اس لئے میں کہتا ہوں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ مبائعینِ خلافت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

پس جو شخص داخلہ کی خاطر یا جو شخص وظیفہ کی خاطر یا جو شخص جھوٹی عزتوں کی خاطر یا جو شخص اسمبلی کی سیٹ لینے کی خاطر اسلام کو چھوڑنے کا اعلان کرتا ہے وہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اُس نے گویا اپنے لئے جہنم کی آگ کے شعلے بھڑکا لئے۔ اس کا ہمارے ساتھ کیا تعلق باقی رہ گیا ہم تو مہدی علیہ السلام پر ایمان لائے ہی اس لئے ہیں کہ جس مہدی کی بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ آ گئے اور ہم ان پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ کوئی

اس سے متفق ہو یا نہ ہو مگر یہ ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کے مطابق ہے، آپ کی بشارتوں کے مطابق ہے۔ خدا تعالیٰ نے میرے اور آپ سب کے اطمینان کے سامان پیدا کئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں ایسے زبردست نشانات اور آسمانی برکات کا نزول ہوا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اور محض قرآن کریم کے احکام اور شریعت کی پیروی میں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ ۔(اٰل عمران:۳۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بنیادی طور پر سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے ایک ایسی جماعت پیدا کر دی جو حقیقتاً اور فی الواقع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی عشق رکھنے والی جماعت ہے اور اس پاک ذات کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے والی ہے۔ حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کا یہی بنیادی اور سب سے بڑا معجزہ ہے لیکن وہ شخص جو ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیزاری اختیار کرے اُس کا اُس جماعت کے ساتھ کیسے تعلق قائم رہ سکتا ہے جن کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق سمندروں کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور یہ کوئی مبالغہ نہیں ہے یہ ایک حقیقت ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اعلان خلیفۂ وقت کی طرف سے نہیں ہوا۔ یہ اعلان نظامِ سلسلہ کی طرف سے ہو گیا تھا لیکن خلفائے وقت بھی مختلف پہلوؤں سے اس بات کی وضاحت کرتے رہے ہیں کہ جو شخص اسلام کو چھوڑتا ہے اس کا احمدیت سے کیا تعلق؟ احمدیت تو ہے ہی غلبۂ اسلام کی ایک مہم کا نام۔ ایک مہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں شروع ہوئی اُس وقت بھی اسلام کے لئے بڑے سخت جہاد اور بڑے زبردست مجاہدہ کی ضرورت تھی۔ اب اگر کوئی شخص اُس وقت یہ کہتا کہ میں اسلام کو چھوڑتا ہوں لیکن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہیں چھوڑتا تو بڑی پاگلوں والی بات ہوتی۔ پھر اسلام کے جہاد کی شکل بدل گئی اس میں زیادہ وسعت پیدا ہو گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آ گیا تو دُنیا میں زیادہ وسعت کے ساتھ اسلام پھیلنے لگا۔ پھر کسریٰ اور قیصر کی دو حکومتیں جو اُس وقت کی دُنیا میں سب سے بڑی حکومتیں سمجھی جاتی تھیں مال کے لحاظ سے بھی اور اپنی فوجوں کے لحاظ سے بھی، اپنے ہتھیاروں کے لحاظ سے بھی اور

اپنے تجربہ کے لحاظ سے بھی، اپنی ذہانت کے لحاظ سے بھی اور علوم میں اپنی ترقی کے لحاظ سے بھی، اُن کے ساتھ تصادم ہو گیا اس لئے کہ اسلام کے دشمن یہ سمجھے کہ دُنیا کے مال، دُنیا کی دولتیں، دُنیا کی طاقتیں، فوجیں اور ہتھیار صداقت کی شمع کو بجھا دیا کرتے ہیں۔ وہ غلط سمجھے اور انہیں اپنی اس غلطی کا خمیازہ میدانِ جنگ میں سر کٹوا کر بھگتنا پڑا۔ اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اگر کوئی شخص یہ کہتا کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو چھوڑتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تو اُسے سوائے بیوقوف، احمق اور پاگل کہنے کے ہمارے پاس اور کوئی الفاظ نہیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے، پھر ملوکیت آ گئی بادشاہتیں آ گئیں تاہم اسلام کی جو حرکت تھی ترقی کی طرف اور بڑھنے کی طرف اور غلبہ کی طرف وہ جاری رہی، اس میں شدت نہ رہی یہ تو درست ہے لیکن وہ جاری رہی۔ اسلام کے نام پر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنے کے لئے اور توحید کو غالب کرنے کے لئے اور قائم رکھنے کے لئے مسلمانوں نے قربانیاں دیں اور ہزاروں نے اپنی گردنیں کٹوائیں۔ کس کے لئے کٹوائیں؟ اُس کے لئے جو اُن کا رب کریم تھا جو اُن کو پیدا کرنے والا اور اُن سے پیار کرنے والا اور پیار کے جلوے اُن پر ظاہر کرنے والا تھا اور اُن کی ہر تکلیف اور دُکھ کے وقت اُن سے اس طرح ہم کلام ہونے والا تھا کہ اُن کی ساری تکالیف اور دُکھ دور ہو جاتے تھے اور پریشانیاں جاتی رہتی تھیں۔

غرض ایک تو خدا کی توحید کو قائم کرنے کے لئے مسلمانوں نے قربانیاں دیں اور دوسرے اس مبارک وجود کی خاطر جو ایک عظیم انسان نوعِ انسانی کی طرف آیا کہ ویسا نہ پہلے کسی ماں نے جنا اور نہ بعد میں کوئی جن سکتی ہے۔ غرض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر احسانِ عظیم ہیں نوعِ انسانی پر کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے لیکن یہ اس وقت میرا مضمون نہیں۔ مَیں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی بات کر رہا ہوں کہ اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو سمجھا اور آپ کی آواز پر اور آپ کی تعلیم اور اس کی اشاعت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ انہوں نے اسلام کی خاطر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اور قرآن کریم کی خاطر قربانیاں دی تھیں کسی اور شخص کے لئے تو قربانیاں نہیں دی تھیں۔ پھر اُمّتِ مسلمہ میں

اولیاء آتے رہے اُنہوں نے اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھا، اسلام کے تنزل کے زمانہ میں بھی اسلام کی روشنی کے سامان پیدا کئے۔ دیئے کی مانند سہی یا ستاروں کی روشنی کی طرح سہی مگر روشنی تو تھی پورا اندھیرا تو نہیں آیا تھا۔ پھر وہ مہدی آ گیا جو بدرِ منیر بن کر دُنیا میں چمکا۔ اُس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پورے طور پر اپنے اندر جذب کیا چنانچہ شیعوں کی ایک کتاب میں ایک پرانے بزرگ کا یہ قول ہے کہ چونکہ مہدی معہود، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل عکس ہوگا اس لئے اس کے مقابلہ میں اور کسی کو پیش نہیں کیا جا سکتا (میں اُن کے الفاظ نہیں بتا رہا صرف مطلب بیان کر رہا ہوں) اب اس روشنی پر، اس بدرِ منیر پر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند پر ہم ایمان لائے ہیں جس نے اسلام کے لئے اندھیری راتوں کو پھر روشن کرنا شروع کر دیا ہے۔ اُس نے ساری دُنیا کو نورِ اسلام سے روشن کرنے کا زبردست بیڑا اُٹھا رکھا ہے۔ اگر کوئی شخص آج یہ کہتا ہے کہ میں سورج پر ایمان نہیں لاتا مگر اس چاند کو مانتا ہوں تو اس سے زیادہ بے وقوف کوئی اور شخص نہیں ہے۔ اگر وہ سورج پر ایمان نہیں لاتا تو چاند کو پھر روشنی کہاں سے ملی، قصہ ختم ہوا۔

پس جماعت احمدیہ کے بڑے بھی اور چھوٹے بھی، مرد بھی اور عورتیں بھی سُن لیں کہ اگر اُنہوں نے احمدیت میں رہنا ہے اور بیعتِ خلافت میں رہنا ہے تو انہیں اسلام اور اس کے غلبہ کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں دینی پڑیں گی۔ اسلام کے چھوڑنے کے بعد، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ موڑ لینے کے بعد احمدیت کے اندر اُن کے لئے کوئی جگہ نہیں نہ آج ہے اور نہ کل ہوگی۔ کبھی نہیں ہوگی قیامت تک نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو شیطانی وسوسوں اور حملوں سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے جس پیار سے احباب جماعتِ احمدیہ کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں کیا ہے خدا کرے ہم میں سے ہر ایک اس پیار کا وارث اور مستحق اور اہل ثابت ہو۔ ہم خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر کے غلبۂ اسلام کی اس مہم میں جو مہدی علیہ السلام کے ذریعہ اس زمانہ میں شروع ہوئی ہے اس میں ہر قسم کی قربانیاں دے کر اپنے اس مقصد میں کامیاب ہونے کی ہمیشہ مقبول سعی کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں عمل کی توفیق دے اور ایسے عمل کی توفیق دے جسے وہ اچھا سمجھے اور قبول کر

لے اور جزا دے اس دُنیا میں بھی اور آنے والی زندگی میں بھی۔ خدا تعالیٰ ہمیں کبھی دھتکار کر پرے نہ پھینکے بلکہ پیار کے ساتھ اپنے گلے کے ساتھ لگا لے اور ہماری بشری کمزوریوں کو معاف کر دے اور جو ہمت والوں کو اُس نے کبھی ہمتیں دیں اور جو ایثار پیشہ جماعتوں کو اُس نے کبھی ایثار عطا کیا اس سے بڑھ کر ہمت اور ایثار جماعتِ احمدیہ کو عطا کرے تا کہ اسلام کی صداقت ساری دُنیا پر ظاہر ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہر دل میں پختگی کے ساتھ گاڑا جا سکے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۸؍مئی ۱۹۷۶ء صفحہ ۲ تا ۶)

❁❁❁